واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ

یہ رسالہ علامہ سید احمد زینی دحلان مکی رحمہ اللہ کے عربی رسالہ کا ترجمہ ہے اس میں نماز پڑھنے کی فضیلت اور اسکے ترک پر معصیت اور نماز باجماعت کی اہمیت قرآن و احادیث و اقوال ائمہ وعلماء سے بوجہ احسن بیان کیگئی مسمّٰی بہ

ترغیب الصلاۃ والجماعۃ

مترجمہ

جناب مولوی عبد العزیز صاحب صدیقی میرٹھی زید مجدہ

بسرپرستی حضور اقدس حجۃ الاسلام مولٰنا مولوی شاہ محمد حامد رضا خاں صاحب قبلہ دامت برکاتہم

باہتمام جناب مولٰنا مولوی محمد ابراہیم رضا خانصاحب حامدی رضوی خاص مطبع اعلیحضرت قدس سرہ

مطبع اہلسنت وجماعت واقع آستانہ عالیہ رضویہ

بریلی میں چھپکر شائع ہوا

بار دوم ۵۰۰ جلد — (رمضان المبارک سنہ ۱۳۴۲ھ) — قیمت فی پرچہ ۲ آنہ

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزیز دو عالم ہے وہ ذاتِ پاک سید لولاک حبیب خدا اشرف الانبیا احمد مجتبے محمد مصطفے صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم جس نے مظہر الٰہی بنکر ظلمتکدہ عالم کو منور فرمایا۔ کفر وشرک کی ضلالت وجہالت کو ہر طبقۂ دنیا سے مٹایا مدہوش انسانوں کو معبودِ حقیقی کا راستہ بتایا۔ ذی عقل طلبگاروں کو وصال ربانی کا جام پلایا روئے زمین پر کلمۃ الحق کا ڈنکا بجایا۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنھوں نے ایسے برگزیدہ نبی کے سایۂ عاطفت میں زندگی بسر کی اور اُس کے قدم بقدم چلکر رضائے الٰہی کا تمغہ پایا۔ گردشِ ایام سے یہ وہ زمانہ ہے کہ بہت سے بیدینوں اور لامذہبوں نے اپنا دام تزویر پھیلا رکھا ہے اور بعض مسلم نما منافقوں نے اہل اسلام میں تفرقہ اندازی کا رنگ جما رکھا ہے

اسلام کی سچی محبت اور معبودِ برحق کی عبادت کا شوق بہت ہی کم وجود ہیں جن میں پایا جاتا ہے جابجا مسلمانوں کی آبادی اور مسجدوں کی تعداد ضرور معقول پیمانہ پر نظر آئیگی لیکن بیشتر مقامات پر بسا اوقات نمازیوں کی شمار اُنگلیوں پر گننے کے قابل پائی جائیگی رحمتِ خاصہ کے مستحق ہیں وہ نفوس جو خود خدا کے اس فرض کو فرضِ عین سمجھ کر ادا کر رہے ہیں اور بیش از بیش تحیاتِ الٰہی کے لائق ہیں وہ وجود جو اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی احکام اسلام پہنچا کر نیکیوں کے بیش بہا جواہر سے اپنا دامن بھر رہے ہیں۔
عام مسلمانوں پر حامیِ سنت ماحیِ بدعت حضرت مولانا حاجی شاہ محمد لعل خاں صاحب مدراسی زید مجدہ کا بہت بڑا احسان ہے کہ آپ نے ضرورتِ حال کو مد نظر رکھکر اس ناچیز کو ایسی مفید عام کتاب کے ترجمہ پر توجہ دلائی جو ہر چھوٹے بڑے لڑکے اور لڑکی مرد اور عورت کے لیے خدا رسی اور انجام بخیر کا اعلی سبق ہے۔
ای خدا! تو سب مسلمانوں کو اس سے نفع اُٹھانے کی توفیق عطا فرما۔

محمد عبد العزیز الصدیقی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریفیں خدا کے لیے جو سارے جہان کا پروردگار ہی اور درود وسلام تمام رسولوں سے بہتر ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے آل واصحاب سب پر بھائیو! اللہ ہمکو اور تم کو دین کے امور میں سمجھ دے اور ہدایت کا الہام فرمائے اور نفسانی شرارتوں سے بچائے۔ بیشک نماز دین کا ستون ہی جس نے نماز کو ادا کیا اپنے دین کو قائم رکھا اور جس نے اُسکو ضائع کر دیا اپنے دین کو ڈھا دیا اور یقیناً سب سے بڑی مصیبت سب سے زیادہ بُرا سب سے بڑھکر عیب نماز میں سستی کرنا اور جمعوں اور جماعتوں کا ضائع کر دینا ہی جنکی وجہ سے اللہ نے درجے بلند کیے گناہونکو بخشا اور زمین وآسمان کے رہنے والوں کو عابد بنایا یعنی عبادت سکھائی۔

نماز نہیں چھوڑتا اور اُس سے غافل نہیں ہوتا مگر وہ جسکی بدبختی سبقت لیگئی اور بڑی سزا کا مستحق ہوا اور اُسکی تجارت نقصان والی ہوا اور جسکی ناامیدی اور شرمندگی بڑھ گئی ہوا اور نماز چھوڑنیوالے پر خدا ناراض ہوتا ہی اور وہ اسلام پر نہیں مرتا جہنم

اُسکا ٹھکانا ہوا اور ہاویہ اُسکا مرجع اور بچھونا وہ اللہ کے نزدیک ملعون ہی اور زمین وآسمان میں پھٹکارا ہوا۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا کہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مومن بندہ ہوکر جو نماز کو چھوڑے اور ادا نہ کرے خدا اُسکے چہرہ پر لکھدیتا ہی کہ یہ خدا کی رحمت سے خارج ہی اور میں اس سے بیزار ہوں اور جب بندہ کوئی فرض چھوڑتا ہی اُسکا نام جہنم کے دروازے پر لکھدیا جاتا ہی اور ایک حدیث میں جو حضرت عمر بن الخطاب اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی اُنھوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی جسکے آخر میں یہ جملہ ہی کہ میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا پڑھیے میں نے کہا کیا پڑھوں کہا پڑھیے۔

فخلف من بعدھم خلف اضاعوا الصلوٰۃ واتبعوا الشھوات فسوف یلقون غیا پھر قائم مقام ہوئے اُنکے ناخلف جنھوں نے نماز کو ضائع کیا اور خواہشِ نفسانی کی پیروی کی عنقریب وہ گمراہی سے ملیں گے (یعنی گمراہ ہونگے) پھر میں نے کہا اے جبریل کیا میری اُمت میرے بعد نماز کو ضائع کریگی عرض کی ہاں آخر زمانہ میں آپکی امت کے کچھ لوگ ایسے ہونگے جو نماز کو ضائع کرینگے اور وقت سے ہٹا دینگے اور نفسانی خواہش کا اتباع کریں گے اپنے نزدیک ایک دینار نماز سے بہتر سمجھیں گے۔ خدا کے قول لا یملکون الشفاعۃ الا من اتخذ عند الرحمٰن عھدا (شفاعت کا کسی کو اختیار نہ ہوگا مگر اُس شخص کو جس نے اللہ کے نزدیک عہد کیا) اسکی تفسیر میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ وہ عہد پانچ نمازیں ہیں اور فرمایا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ اللہ نے بندوں پر کوئی ایسی چیز فرض نہیں کہ جو اُس کو نماز سے زیادہ پسند ہو اور اگر اُس کو نماز سے بڑھکر کوئی چیز پسند ہوتی تو فرشتے اُس

طریقہ سے عبادت کیا کرتے تو اُن میں بعض حالت رکوع میں ہیں بعض سجدہ میں بعض کھڑے ہوئے اور بعض بیٹھے ہوئے (یعنی انکے مجموعہ سے نماز کے ارکان پیدا ہوئے) اور کہا جاتا ہی کہ جو فرشتے آسمان میں نماز پڑھتے ہیں اُن کا نام خدام رحمٰن ہی اور اسوجہ سے وہ تمام فرشتوں پر فخر کرتے ہیں۔ ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کے بندوں میں اچھے بندے وہ ہیں جو خدا کی یاد یعنی نماز کے لیے سورج۔ چاند اور سایہ کی دیکھ بھال کرتے ہیں اور مروی ہی کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب کیا جائیگا اگر وہ پوری پائی گئی تو تمام اور اُسکے سارے عمل قبول کر لیے جائیں گے اور اگر ناقص پائی گئی تو نماز اور تمام اعمال لَوٹا دیے جائیں گے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ ای ابا ہریرہ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو تاکہ خدا تم کو ایسے موقعوں سے رزق پہنچائے جن کا تمہیں گمان بھی نہ ہو اور اس کا مصداق خدا کے اس قول میں ہی کہ (وامر اهلك بالصلوٰة واصطبر عليها لا نسئلك رزقا نحن نرزقك والعاقبة للتقوى) اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو اور اسپر صبر کرو ہم تم سے رزق کا سوال نہیں کرتے ہم ہی تم کو رزق دیتے ہیں اور نیک انجام پرہیزگاروں کے لیے ہی۔

اور عطائے خراسانی نے کہا کہ کوئی بندہ ایسا نہیں جو زمین کے کسی حصہ میں سجدہ کرے اور وہ زمین قیامت کے دن اُسکی گواہی نہ دے اور جسدن وہ مرے اُسپر نہ روئے۔ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نماز کو جان بوجھکر چھوڑا محمد اُسکی ذمہ داری سے بری ہوگیا اور فرمایا اللہ نے پانچ نمازیں اپنے بندوں پر فرض کی ہیں جس نے اُن کو اُنکے وقتوں میں ادا کیا قیامت کے دن وہ نمازیں اُسکے لیے نور اور راستہ بتانے والی

ہو جاتی ہیں اور جسنے اُنکو ضائع کیا وہ فرعون و ہامان کے ساتھ محشور ہوگا اور ایک بڑی حدیث میں ہی کہ جبرئیل آپکے حضور میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ای محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز چھوڑنیوالے کا نہ روزہ قبول کرتا ہی نہ صدقہ۔ نہ حج اور نہ کوئی عمل اور نہ زکوٰۃ اور نماز چھوڑنیوالے پر توریت انجیل زبور اور فرقان میں لعنت کیگئی ہی اور نماز چھوڑنیوالے پر ہر دن اور رات میں ہزار لعنتیں اُترتی ہیں اور ہزار مرتبہ ناراضی ہوتی ہی اور فرشتے اُسپر ساتوں آسمانوں پر سے پھٹکار برساتے ہیں۔ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم نماز چھوڑنیوالے کیلیے کوئی حصہ آپ کے انعامات میں سے نہیں ہی اور نہ آپکی شفاعت کا اور نہ وہ آپ کی امت سے ہی۔ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو نماز چھوڑنیوالے کی مرض میں عیادت کی جائے نہ اُسکے جنازے کے ساتھ چلا جائے۔ نہ اُسے سلام کیا جائے نہ اُس کے ساتھ کھایا پیا جائے نہ اُسکے ساتھ اُٹھا بیٹھا جائے نہ وہ دیندار ہی نہ امانت دار نہ اُس کے لیے اللہ کی رحمت میں کوئی حصہ ہے اور وہ منافقوں کے ساتھ جہنم کے سب سے نیچے کے طبقے میں ڈالا جائیگا۔ نماز چھوڑنیوالے پر دوگنا عذاب ہوتا ہی اور قیامت کے دن وہ اس حالت میں لایا جائیگا کہ اُس کے دونوں ہاتھ گردن کیطرف زنجیروں سے جکڑے ہوئے ہونگے اور فرشتے اُسے مارتے ہونگے اور اُس کے لیے دوزخ کھولی جائے گی پھر وہ اُس کے دروازے میں تیر کیطرح داخل کیا جائیگا اور قارون و ہامان کے پاس جہنم کے اخیر طبقے میں اوندھا گرایا جائیگا۔ نماز چھوڑنے والا جب اپنے مونھ کی طرف لقمہ اُٹھاتا ہی تو وہ لقمہ کہتا ہے کہ ای خدا کے دشمن اللہ تجھپر لعنت کرے کہ تو اُس کا رزق کھاتا ہے اور اُس کے فرائض ادا نہیں کرتا نماز نہ پڑھنے والا (جب اپنے بدن میں کپڑا پہنتا ہے) تو وہ کپڑا اُس سے تبری کرتا ہی اور کہتا ہے کہ اگر خدا مجھکو تیرا

مسخر نہ بناتا تو میں ضرور تیرے پاس سے بھاگ جاتا۔ نماز نہ پڑھنے والا جب گھر سے باہر نکلتا ہی تو گھر کہتا ہے کہ خدا سفر میں تیرا ساتھی نہ ہو اور نہ تیرے بعد تیرے گھر کی حفاظت کرے اور نہ تجھکو صحیح وسالم گھر والوں سے ملائے نماز نہ پڑھنے والا اپنی زندگی میں اور مرنے کے بعد ملعون ہوتا ہی نماز چھوڑنیوالا یہودیوں کی طرح مریگا اور نصرانیوں کے مثل اُٹھے گا (امام شعرانی نے عہود میں بیان کیا ہے) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب سے ہم سے اس امر کے متعلق ایک عام عہد لیا گیا کہ ہم نماز نہ پڑھنے والے کا شدکار اور عام لوگوں اور تمام جاہلوں سے پنجوقتہ نماز کی فضیلت اور اُس شخص کی بزرگی جو اِن (پانچوں وقت کی نمازوں) کو ہمیشہ ادا کرتا ہے بیان کریں اور اس کی ہم اتنی ہی تاکید کریں جتنی اللہ اور اُسکے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کی ہی اور اسوقت اکثر فقرا و طلبہ غافل ہو گئے ہر ایک کو دیکھ لو کہ نماز چھوڑنے والے بیٹے۔ نوکر۔ دوست وغیرہ ہم سے ملتے ہیں اُنکے ساتھ کھاتے ہیں ہنستے ہیں اور تجارت وعمارت میں ملازم رکھتے ہیں اور اُن سے نماز چھوڑنے کے گناہ اور ادا کرنیکے ثواب کو کبھی بیان نہیں کرتے یہ بھی دین کے ڈھانے کے طریقوں میں سے ایک طریقہ ہی۔

بھائیو! ہر شخص سے اُن باتوں کو بیان کرو جو اُس کے دین میں خلل نہ ڈالتی ہوں ورنہ جہنم کی آگ پہلے تمھیں کو جلائیگی (جیساکہ صحیح حدیث میں آیا ہے) کیونکہ تمھارا شمار اُس شخص کے ساتھ ہوگا جس نے علم پڑھا مگر اُسپر عمل نہ کیا اسلیے کہ جو شخص احکام شریعت سے کچھ بھی واقفیت رکھتا ہی اور نہ اُسپر عمل کرتا ہی اور نہ دوسروں کو بتاتا ہی وہ اُنھیں لوگوں میں داخل ہے جو عالم ہوں مگر اپنے علم پر عمل نہ کرتے ہوں۔ واضح ہو اللہ تمپر رحم کرے کہ نماز وجماعت برابر ادا کرتی رہنا

خیرات و برکات کے حاصل کرنے نیکیوں کے بڑھانے مراتب بلند ہونے گناہ جاتے رہنے اور آفتوں اور بلاؤں کے دُور کرنے کا ذریعہ ہی اور یہی تقوے کی اصل ہی جو تمام کمالات کی بنیاد ہی تو جب نماز کی مداومت ہوگی تو تقوے اور تمام نیکیاں اور بھلائیاں حاصل ہو جائینگی مثلاً بیحیائی اور برائی سے بچنا خطاؤں کا نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اگر بستی والے ایمان لے آتے اور پرہیزگاری کرتے تو ہم اُن پر آسمان وزمین کی برکتیں ضرور کھول دیتے اور فرمایا اگر وہ توریت وانجیل کو اور اُس چیز کو جو اُنکے رب کی طرف سے اُن پر اُتاری گئی قائم رکھتے تو وہ یقیناً اپنے اوپر اور اپنے پاؤں کے نیچے سے کھاتے اور فرمایا اگر یہ لوگ سیدھے رستہ پر قائم رہتے تو ہم ضرور ان کو بہت پانی دیتے اور جس مکان میں نماز پڑھنے والے ہوتے ہیں وہاں سے بلا دُور ہو جاتی ہے جیسے اُس مکان پر آتی ہی جسکے رہنے والے نماز چھوڑ دیتے ہیں اور اُس مکان میں جہاں کے رہنے والے نماز نہ پڑھتے ہوں زلزلہ کا آنا زمین دھنسنا۔ بجلی گرنا۔ کچھ دُور نہیں۔ یہ نہ کہو کہ میں نماز پڑھتا ہوں مجھکو اُن نماز نہ پڑھنے والوں کی پرواہ نہیں میرے ذمہ اُن کا بوجھ نہیں اسلیے کہ بلا جب آتی ہی تو اچھے بُرے سب کے لیے عام ہو جاتی ہی کیونکہ اُنھوں نے اللہ کے لیے ان بےنمازیوں کو نہ روکا نہ دھمکایا اور اللہ پر ہر چیز روشن ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی کہ حضور نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہو اے اللہ ہم میں سے کسی کو بدبخت اور بدنصیب مت بنا پھر فرمایا تم جانتے ہو بدبخت بدنصیب کون ہی عرض کی یا رسول اللہ وہ کون ہی فرمایا نماز چھوڑنے والا اور معراج کی حدیث میں ہی کہ جب حضور اُس قوم کے پاس پہنچے جس کے سر پتھر سے کچلے جاتے اور کچلا ہوکر پھر ویسے ہی

ہوجاتے جیسے پہلے تھے اور اُسپر برابر یہ عذاب ہو رہا تھا فرمایا ای جبریل
یہ کون لوگ ہیں جبریل نے عرض کی یہ وہ لوگ ہیں جنکے سر نماز کے بوجھ سے
بھاری ہوجاتے تھے آور اللہ تعالیٰ نے فرمایا - ہلاکی ہی اُن نماز پڑھنے والوں پر
جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں - بعض مفسرین نے کہا کہ انسے وہ لوگ مراد
ہیں جو نمازوں کو ضائع کرتے ہیں اور اُن کو وقت سے ہٹا دیتے ہیں اور
ویل جہنم میں ایک وادی ہی اگر اُس میں دنیا کے پہاڑ جھونک دیے جائیں
تو اُسکی گرمی کی تیزی سے پگھل جائیں اور وہ اُسکے رہنے کی جگہ ہے جو
نماز میں سستی کرتا ہے مگر جبکہ اللہ سے توبہ کرے اور اپنے قصور پر شرمندہ ہو
نماز ہی سے مومن و کافر میں فرق معلوم ہوتا ہی - نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس نے اپنی نماز کی حفاظت کی اللہ اُس کو پانچ خصائل سے اعزاز
دیتا ہے اُس سے روزی کی تنگی اُٹھا لیتا ہی - قبر کا عذاب دُور کرتا ہی اُسکا
اعمال نامہ اُسکے داہنے ہاتھ میں دیگا اُس کو پُل صراط پر بجلی کی طرح سے
گزاریگا - اُس کو بے حساب جنت میں داخل کریگا اور جس نے نماز میں سُستی
کی اللہ اُسپر پندرہ ۱۵ عذاب سے سزا دیگا - چھ ۶ دنیا میں - تین ۳ مرتے وقت تین ۳
قبر میں داخل ہوتے وقت اور تین ۳ خدا سے ملتے وقت یعنی جب قیامت قائم
ہوگی دنیا میں تو یہ عذاب ہیں اوّل ۱ اُسکی عمر سے برکت اُٹھا لی جاتی ہی دوسرے ۲
اُسکے چہرے سے نیکوں کی علامت مٹا دی جاتی ہی تیسرے ۳ وہ جو عمل
بھی کرتا ہے خدا اُس کا ثواب نہیں دیتا چوتھے ۴ اُسکی دعا آسمان تک نہیں
پہنچتی پانچویں ۵ نیکوں کی دعاؤں میں سے اُس کو کوئی حصہ نہیں ملتا چھٹے ۶
اُس کی روح بے ایمان نکالی جائیگی مرتے وقت جو عذاب پہنچتے ہیں
وہ یہ ہیں اوّل ۱ وہ ذلیل مریگا دوسرے ۲ بھوکا مریگا تیسرے ۳ پیاسا مریگا

چاہے دنیا کے دریا کیوں نہ پلا دیے جائیں سیراب ہوگا اور جو اُسکو قبر میں پہنچیں گے
یہ ہیں اوّل ۱ اللہ اُسکی قبر کو تنگ کر دیتا ہی یہانتک کہ اُسکی پسلیاں اِدھر کی
اُدھر اُدھر کی اِدھر ہوجائیں گی دوسرے ۲ اُسکی قبر میں آگ دہکائی جائیگی
وہ رات دن انگاروں پر لوٹیگا تیسرے ۳ اُسکی قبر میں اُسپر ایک اژدھا جس کا
نام شجاع اقرع ہی مسلط کیا جائیگا جو اُس کو نماز چھوڑنے کی سزا میں ڈستا
رہیگا اور اُس کا عذاب پہنچانا نمازوں کے سارے اوقات کو گھیر لیگا اور وہ مصیبتیں
جو اُس پر خدا سے ملتے وقت آئینگی یہ ہیں اوّل ۱ جب آسمان پھٹے گا ایک فرشتہ
آئیگا جسکے ہاتھ میں ستر گز کی زنجیر ہوگی پھر وہ فرشتہ اُس زنجیر کو اُسکی
گردن میں ڈالیگا پھر اُسکے مونھ میں داخل کریگا اور اُسکے پاخانہ کی جگہ سے
نکالیگا اور پکاریگا کہ یہ اُس شخص کی سزا ہی جو اللہ کے فرائض کو ضائع کرتا ہی
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر اُس زنجیر کا
ایک حلقہ بھی زمین پر گر پڑے تو یقیناً اُسکو جلا دے دوسرے اللہ اُسکی
طرف نظر رحمت نہیں فرمائیگا تیسرے اللہ اُسے پاک نہیں کریگا اور اُسکے لیے
دردناک عذاب ہی آور روایت ہی کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز
چھوڑنے والوں کے چہرے سیاہ کیے جائینگے آور یہ بھی روایت کیگئی ہی
کہ جہنم میں ایک وادی ہی جسکو لملم کہتے ہیں اُس میں بہت سے سانپ ہیں
ہر سانپ کی موٹائی اونٹ کی گردن کے حجم کے برابر ہی اور لنبائی ایک مہینہ
کی راہ کی وہ نماز چھوڑنے والے کو ڈسے گا اُسکا زہر بدن میں ستر برس تک
جوش ماریگا پھر اُسکا گوشت بھُن جائیگا آور دوسری حدیث میں ہی کہ جس شخص
نے پانچوں وقتوں کی نماز جماعت سے برابر ادا کی اللہ تعالیٰ اُسکو پانچ باتیں
عطا فرماتا ہی - اُس سے روزی کی تنگی اُٹھا لیتا ہی - عذابِ قبر دُور کر دیتا ہے

اُس کا اعمال نامہ اُسکے ہاتھ میں دیگا پل صراط پر کوندتی ہوئی بجلی کیطرح گزریگا جنت میں بے حساب داخل ہوگا اور جس شخص نے نماز باجماعت میں سستی کی اللہ اُسکی کمائی اور روزی سے برکت اُٹھا لیگا اور اُسکا کوئی عمل قبول نہیں کرتا اُسکے چہرے سے بھلائی کی نشانی مٹا دیتا ہے۔ لوگوں کے دلوں میں مبغوض ہوگا۔ اُسکی روح بھوک اور پیاس کی حالت میں نکالی جائیگی اور قبر میں سوالوں کے وقت اُسپر سختی کی جائیگی اُسکی قبر تنگ اور اندھیری ہوگی۔ قیامت کے دن اُسپر حساب میں سختی ہوگی اور خدا اُسپر ناراض ہوگا اور اُسکو دوزخ میں داخل کرکے سزا دیگا اور قتادہ نے کہا ہے تمکو چاہیے کہ نماز پڑھو کیونکہ یہ ایمانداروں کی خصلت ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ امت مرحومہ ہے اور خدا انسے انکے خلوص۔ دعاؤں۔ نمازوں اور ضعیفوں ہی کی وجہ سے بلا کو دور کرتا ہے اور اکثر احادیث ایسی آئی ہیں جو نماز چھوڑ دینے والے کے کفر پر دلالت کرتی ہیں اور اُن کو بہت سے صحابہ نے اختیار کیا ہے اُن میں سے حضرت عمر بن الخطاب عبد الرحمن بن عوف معاذ بن جبل۔ ابوہریرہ ابن مسعود۔ ابن عباس۔ جابر بن عبد اللہ اور ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں اور سلف میں بہت سے لوگوں نے ان صحابہ کی پیروی کی ہے اُن میں سے حضرت امام احمد بن حنبل۔ اسحٰق بن راہویہ۔ عبد اللہ بن المبارک اور امام نخعی اور اکثر بزرگ ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم پس بھائیو! میں اُن احادیث کی رو سے جو نماز چھوڑ دینے والے کے کفر پر دلالت کرتی ہیں تمکو متنبہ کرتا ہوں صحابہ و ائمہ کا اُن حدیثوں کے مضمون کا قائل ہونا ہی کافی ثبوت ہے اگرچہ بے نماز سے صرف ایک یہی اپنے اُس آقا سے روگردانی پائی گئی جس نے اُس کو پیدا کیا متناسب الاعضا بنایا اسے معتدل کیا اور بڑھایا۔ اسے کھلایا پلایا۔ نجات کے راستہ پر

ڈالا اور اپنے دشمنوں کا ٹھکانا بتایا تو کیا یہ کمینہ کمزور بندہ اس لائق ہے کہ اُس مہربان پالنے والے کی تو نافرمانی کرے اور اُس مردود شیطان کی فرمانبرداری جو اسکے باپ کی جنت سے نکلنے کا سبب ہوا اور اُس کو ہلاکت کیطرف بلایا ہلاکی ہے اُسکے لیے جس نے اسکی پیروی کی اور اُسکی دعوت قبول کی اور اپنے سردار و مولیٰ کی مخالفت کی اسکی کوشش کسقدر بُری ہے اسکی بلا کتنی عظیم ہے اسکی صبح وشام کیا ہی بُری ہے اور اسکا باطن کیسا خبیث ہے تو بھائیو تمپر خدا رحم کرے اذان سنتے ہی خدا کی اطاعت کے لیے جلد آؤ اور اس سے ڈرو کہ شیطان تم کو غافل نہ کر دے اور سستی و کاہلی کے سبب تمہارا شکار نہ کر لے تو بیشک یہ بڑی رسوائی وخسارہ ہے۔ برادران! آگاہ ہو اللہ تم کو توفیق اور ہدایت دے عورتوں اور اولاد کو نماز کا حکم کرنا اور اُسکی نگہداشت تمپر لازم ومعین ہے اسلیے کہ وہ تمہارے پاس اللہ کی امانت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اے ایمان والو اللہ اور اُسکے رسول کی خیانت نہ کرو اور اپنی امانتوں میں خیانت نہ کرو حالانکہ تم جانتے ہو اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کی بارے میں اللہ سے ڈرو کیونکہ وہ تمہارے پاس اللہ کی امانتیں ہیں لہذا جس شخص نے اپنی بیوی کو نماز کا حکم نہیں دیا اور اُس نے نماز نہیں سکھائی اُس نے اللہ اور اُسکے رسول کی خیانت کی اور وہ اللہ کے عذاب کا مستحق ہوا کہ وہ خدا کے اس حکم کو بجا نہیں لایا اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو اور اُسپر صبر کرو۔ ہم تم سے رزق کا سوال نہیں کرتے۔ ہم ہی تمکو رزق دیتے ہیں اور نیک انجام پرہیزگاری کیلیے ہے اور حدیث میں بدبختوں کا ذکر آیا ہے اُنھیں میں اُس شخص کا بھی ذکر کیا جو اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم نہیں دیتا تو کیا بھلائی ہے اُس عورت میں جس کا کوئی دین نہیں اور کیا اچھائی ہے اُس مرد میں جو اپنی بیوی یا بہن یا لڑکی کو

نماز کا حکم نہیں دیتا کیونکہ انپر لعنت کی گئی ہے اور یہ اللہ کی رحمت سے محروم
ہیں اور جب عورت اپنے شوہر کی اطاعت نہ کرے تو شوہر کو چاہیے کہ اُسکو
چھوڑ دے کہ وہ اللہ اور اُسکے رسول کی دشمن ہے اور اس عورت کے ولی کو
چاہیے کہ اُسکے شوہر کی مدد کرے ورنہ وہ ولی بھی جہنم میں جائیگا اور اپنے آپ کو
خدا کے غضب اور سخت ترین عذاب کا مستحق بنائیگا۔ عزیزو! اللہ تمپر رحم کرے
اپنے رب کی اطاعت کر اسکے نیک بنو تاکہ تم بھی نیک بنو اور فلاح پاؤ اور
اللہ کے عذاب سے بچو اور اس امر میں سُستی نہ کرو کیونکہ بخدا اس امر میں وہی
سُستی کریگا جسمیں بھلائی نہ ہو جس کا کچھ مذہب نہ ہو اور جسپر عذاب کا حکم ثابت
ہوگیا ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اور انپر عذاب ثابت ہوگیا اُن امتوں میں
جو جنوں اور انسانوں میں پہلے سے گزر چکے ہیں اور وہ ٹوٹے میں تھے حبیب
عبداللہ بن علوی حداد نے نصائح میں کہا کہ جیسے تجھپر یہ واجب ہے کہ نماز برابر
ادا کرے اور اسکا ضائع کرنا حرام ہے ایسے ہی تجھپر یہ واجب کہ اپنے اہل و اولاد
پر اور اُس شخص پر جس کا تو ولی ہے نماز کے بارے میں سختی کرے اور اُسکے چھوڑنے
میں اُنکے کسی عذر کو قبول نہ کرے اور جو نہ سُنے اور نہ مانے اُسکو تنبیہ کرے سزا
دے اور اُسپر خفا ہو اس سے زیادہ اور بڑھکر جتنا تو اُسپر اسوقت غصہ ہوتا جبکہ
وہ تیرا مال تلف کر دیتا اور اگر تو نے ایسا نہیں کیا تو تو نماز اور اللہ کے حقوق اور
اُسکے دین کی بیحرمتی کرنیوالوں میں سے ہوگا اور جسپر تو غضب غصہ کرے پھر بھی
وہ نہ مانے اور نہ ڈرے تو اُسکو اپنے پاس سے دُور کر دے اسلیے کہ وہ شیطان
ہے اس میں نہ بہتری ہے نہ برکت اس سے ملنا جلنا حرام ہو جاتا ہے اور ترک تعلق
واجب وہ اللہ اور اُس کے رسول کے مقابلہ کرنیوالوں لڑنے والوں میں سے ہے
اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو کسی قوم کو ایسا نہ پائیگا کہ وہ اللہ اور قیامت کے دن پر

ایمان لاتے ہوں اور اُس شخص سے دوستی کریں جو اللہ اور اُس کے رسول سے
مقابلہ کرتا ہے وہ اُنکے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کُنبہ ہی کے کیوں نہ ہوں یہاں اُن
لوگوں کے ایمان ہی کی نفی کر دی ہے جو خدا و رسول کے دشمنوں کے ساتھ محبت
کرنیوالے ہوں خواہ وہ کتنے ہی قریب رشتہ دار کیوں نہ ہوں پس اللہ تمپر رحم
کرے نماز کی مداومت اور مساجد کی حاضری کی طرف توجہ کرو اور نماز کے ضائع
کرنے سے خدا کی پناہ طلب کرو اور نماز کے ادا کرنے میں چستی برتو اور اُسکو ہمیشہ
پابندی کے ساتھ ادا کیا کرو کیونکہ وہ نفع اُٹھانیوالوں کی غنیمت اور بشارت
پانیوالے پرہیزگاروں کے لیے کامیابی ہے نیک زاہدوں کے لیے آرام ہے
نیک بخت ہدایت پانیوالوں کا شعار ہے صاف دل عشاق کی تسلی ہے خدا کے
پہچاننے والے سرداروں کے لیے (مال) غنیمت ہے عمل کرنیوالے علما کا مرہم ہے
اُس سے کوئی چیز اُنھیں باز نہیں رکھتی اور کسی آنے جانیوالے امر کی پرواہ
نہیں کرتے اُنکے دل اُس کے وقت آنے کے مشتاق ہیں اور فوت ہو جانیکے
سبب رنج کرتے ہیں۔ اُنکو اس نماز سے نہایت خوشی و مسرت اور فرحت و سرور
ہوتا ہے۔ پس اللہ اُس شخص پر رحم کرے جس نے طاعت کی جانب عجلت
کی اور جماعت کی پابندی کی۔ یہ ایک بڑی غنیمت اور اعلیٰ درجے کی کامیابی
ہے پس اگر تم نے سُنا اور اطاعت کی تو نیک نصیب بنے اور
فلاح پائی اور اگر تم نے انکار اور روگردانی کی تو عذر خواہی ختم
ہو چکی اور خدائے بزرگ و برتر کو اختیار ہے۔
اے اللہ! ہم کو رسوائیوں سے بچا اور ہم کو بہتر راستہ دکھا ہماری
نیکیاں بڑھا ہمارے گناہوں کو بخشدے اور ہم کو زندگی میں اور
موت کے بعد نیک نصیب کر۔

دوسرا رسالہ نماز باجماعت کی فضیلت صف کے سیدھا کرنے اور ملکر کھڑا ہونیکے بیان میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اور مدد چاہو صبر اور نماز کے ساتھ اور وہ بیشک گراں ہے مگر عاجزی کرنے والوں پر اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز تنہا شخص کی نماز سے پچیس ۲۵ درجے افضل ہے اور ایک روایت میں ہے ستائیس ۲۷ درجے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی بستی یا گاؤں میں تین ۳ آدمی ہوں اور پھر بھی وہ نماز باجماعت ادا نہ کریں مگر شیطان نے اُنپر غلبہ کرلیا ہے پس تجھپر جماعت ضروری ہے اسلیے کہ بھیڑیا ریوڑ میں سے بچھڑے ہوئے کو کھاتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم اور پورا ظلم اور کفر و نفاق اُس شخص کا ہے جس نے اللہ کے منادی یعنی مؤذن کی اذان سُنی اور اُسے جواب نہیں دیا اور فرمایا مومن کے لیے بدبختی و بدنصیبی کو یہی کافی ہے کہ مؤذن کو نماز کی طرف بلاتے سُنے اور اُسکے جواب میں حاضر نہ ہوا اور آپ نے فرمایا کہ شیطان انسان کا بھیڑیا ہے جیسے بکری کا بھیڑیا بچھڑی ہوئی کو لیجاتا ہے پس تم مختلف راہوں سے بچو اور جماعت اور مسجد میں آنا ضروری سمجھو اور فرمایا جس شخص نے صحت تندرستی کی حالت میں اذان سُنی اور جواب نہیں دیا اُسکی نماز نہ ہوگی اور فرمایا جس شخص نے اذان سُنی اور اُسکو آنے سے کوئی عذر مانع نہ تھا تو اُسکی نماز قبول نہیں کیجائیگی اور ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ جب تم کسی کو دیکھو کہ وہ مسجد میں حاضری کی عادت رکھتا ہے

تو اُس کے ایمان کے گواہ بن جاؤ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مسجدوں کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور جو نماز پڑھتے اور زکات دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے اور رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد ہر پرہیزگار کا گھر ہے اور جس کا گھر مسجد ہو اللہ اُس کو آرام دینے اور اُسپر رحمت نازل کرنے اور پل صراط پر گزار کر خدا کی خوشی کے مقام جنت میں داخل کرنے کی ذمہ داری کرتا ہے اور فرمایا اللہ کا گھر بنانیوالے اللہ والے ہیں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جس شخص نے اذان سُنی اور جواب نہ دیا نہ وہ بھلائی دیکھے گا نہ اُسکے لیے بھلائی کا ارادہ کیا گیا اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یقیناً آدمی کے کان میں پگھلا ہوا رانگ بھر دیا جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ اذان سنکر تعمیل نہ کرے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے گھر اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کو آیا تو وہ اللہ کا مہمان ہے اور میزبان پر لازم ہے کہ مہمان کی عزت کرے اور ارشاد فرمایا کیا میں تم کو وہ چیز نہ بتادوں جس سے خدا گناہ مٹا دیتا ہے اور مرتبے بلند کرتا ہے صحابہ نے عرض کی ہاں یارسول اللہ۔ فرمایا تکلیفوں میں بھی وضو پورے طور پر کرنا اور مسجدوں کی طرف زیادہ مسافت طے کرنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا اس کا ثواب ایسا ہے جیسے کفار کے مقابلہ کے لیے سرحد پر گھوڑا باندھنا اور فرمایا تکلیفوں کی حالت میں بھی اچھے طور پر وضو کرنا اور مسجد کیطرف زیادہ مسافت طے کرنا اور ایک نماز کے بعد دوسری کا انتظار کرنا گناہوں کو بالکل دھو دیتا ہے اور فرمایا جو صبح و شام مسجد کو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکے لیے جنت میں مہمانی کا سامان تیار کرتا ہے جب کبھی صبح و شام میں گیا ابن ام مکتوم نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کی خدمت میں حاضر ہو کر شکایت کی کہ میں نابینا ہوں اور مدینہ میں حشرات الارض اور
کوئیں ہیں تو کیا حضور میرے لیے اس بات کی اجازت دینگے کہ میں اپنے گھر میں
نماز پڑھ لیا کروں فرمایا کیا تو اذان سُنتا ہے عرض کی ہاں ۔ فرمایا میں تیرے لیے
رخصت نہیں پاتا اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے ۔ فرمایا خدا نے تین قسم
کے لوگوں پر لعنت کی منجملہ اُنکے ایک وہ شخص بھی ہے جو حی علی الصلوٰۃ ۔ حی
علی الفلاح سُنے اور اُسکی تعمیل نہ کرے حاکم نے اُس کو روایت کیا ہے اور فرمایا
مسجد کے ہمسایہ کی نماز مسجد ہی میں ہوتی ہے نماز میں صفوں کا برابر کرنا اور خوب
مل کے کھڑا ہونا اُن باتوں میں سے ہے جو ضروری ہیں اور جنکی تاکید کیگئی ہے
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی صفوں کو برابر کرو اور مونڈھوں
کو مقابلہ میں رکھو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرمی رکھو بیچ کی گنجائشوں
کو بند کردو کیونکہ شیطان اُس کھلی ہوئی جگہ میں بھیڑ کے بچے کیطرح داخل ہو جاتا ہے
اور براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صف کے کنارے پر
آتے اور لوگوں کے سینوں اور مونڈھوں کو برابر کرتے اور فرماتے کہ مختلف نہ کھڑے ہو
کہ خدا تمھارے دلوں میں اختلاف ڈالدیگا ۔ بے شبہ خدا اور اُسکے فرشتے پہلی
صف پر رحمت بھیجتے ہیں نیز ارشاد ہے صفوں کو برابر کرو کیونکہ صفوں کا سیدھا کرنا
نماز کی ضروریات سے ہے اور فرمایا صفوں کو گنجان اور قریب قریب رکھو گردنیں برابر
رکھو قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے شیطان کو صفوں کی
گنجائش میں بھیڑ کے بچے کی طرح داخل ہوتا ہوا دیکھتا ہوں اور حضور نے فرمایا
صفوں کو سیدھا کرو تمھارے دل سیدھے رہینگے آپس میں ملکر کھڑے ہو تو
تم آپس میں ایک دوسرے پر رحم کروگے نیز ارشاد فرمایا صفوں کو سیدھا کرو
اور مونڈھوں کو بالمقابل رکھو گنجائشوں کو بند کرو اور اپنے بھائیوں کے

ہاتھوں میں نرمی کرو شیطان کے لیے گنجائش نہ چھوڑو اور جس نے صف کو
ملایا خدا اُسے ملائیگا اور جس نے صف کو قطع کیا خدا اُسکو قطع کریگا اور بروایت
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہے کہ حضور نے فرمایا صفیں سیدھی کرو
اور مل کے کھڑے ہو کہ میں تم کو پیچھے سے دیکھتا ہوں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کہتے ہیں اس حدیث کی وجہ سے ہم میں سے ہر شخص اپنے مونڈھے کو برابر والے کے
مونڈھے سے اور اپنے قدم کو برابر والے کے قدم سے چسپاں کر لیا کرتا تھا ۔

تیسرا رسالہ جماعت عشا و فجر کی ترغیب میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جسنے عشا کی نماز جماعت سے پڑھی گویا اُس نے
آدھی رات عبادت کی اور جسنے صبح کی نماز جماعت سے پڑھی گویا اُسنے تمام رات عبادت کی
اور ارشاد ہے کہ عشا و فجر کی نماز منافقوں پر سب نمازوں سے زیادہ بھاری ہے جو کچھ ثواب ان دونوں
نمازوں میں ہے اگر اُنکو معلوم ہوتا تو ضرور آتے اگرچہ گھسٹتے ہوئے یعنی سخت معذوری میں بھی
نماز کیلیے حاضر ہوتے اور میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں نماز قائم کیے جانیکا حکم دوں پھر کسی کو حکم
دوں کہ نماز پڑھائے اور اسکے بعد میں چلوں اور میرے ساتھ کچھ آدمی ایندھن کی گٹھے
لیے ہوئے ہوں اُن لوگوں کی طرف جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اُنکے گھروں کو آگ سے پھونکدوں
اور ایک روایت میں ہے کہ کسی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چند آدمیوں کو نہیں پایا
فرمایا کہ میں نے اس بات کا قصد کیا کہ کسی کو نماز پڑھانے کا حکم دوں پھر اُن لوگوں کی طرف
چلوں جو نماز سے پیچھے رہ جاتے ہیں اور ایندھن کے گٹھوں سے اُنکے گھر جلادیے جائیں
اور ایک روایت میں ہے کہ ارشاد فرمایا اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں عشا
کی نماز قائم کرتا اور اپنے جوانوں کو حکم دیتا کہ ان لوگوں کے گھروں میں جو کچھ ہے اُسے
آگ لگادیں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے کہ عشا و فجر میں جب ہم

کسی آدمی کو نہ پاتے تو ہمیں اُسکی طرف سے بدظنی ہوتی یعنی صحابہ اُسے منافق خیال کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے عشا و فجر میں گھسٹکر بھی آسکے تو آئے اور فرمایا جو شخص عشا کی نماز جماعت سے پڑھیگا وہ اپنا حصہ شب قدر سے پائیگا اور فرمایا جس نے چالیس رات نماز عشا مسجد میں جماعت سے اسطرح پڑھی کہ پہلی رکعت کی تکبیر اولیٰ فوت نہ ہوئی خدا اُسکے لیے دوزخ سے آزادی لکھدیتا ہے اور فرمایا جس نے وضو کیا اور مسجد میں آیا اور فجر سے قبل کی دو رکعتیں پڑھیں پھر وہ فجر پڑھنے کیلیے بیٹھ گیا اُسکی اُس دن کی نماز ابرار کی نمازوں میں لکھی گئی اور وہ شخص خدا کے گروہ میں لکھا گیا اور فرمایا جس نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھی وہ خدا کے ذمہ میں ہے پس خدا کی اُسکے ذمہ میں عہد شکنی نہ کرو تو جو اُسے قتل کریگا اُس کو خدا طلب کر کے اوندھا دوزخ میں ڈالدیگا اور اسی حدیث کی وجہ سے حجاج عشا و فجر با جماعت پڑھنے والوں کے قتل سے بچا کرتا تھا اور فرمایا جو شخص فجر کی نماز کے لیے صبح کو چلا وہ ایمان کے جھنڈے کے ساتھ چلا اور جو صبح کو بازار کی طرف چلا وہ شیطان کے جھنڈے کے ساتھ چلا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھکو صبح کی نماز جماعت سے پڑھنا شب بیداری سے زیادہ پیارا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی اندھیری میں جو شخص مسجدوں کی طرف چلے گا قیامت کے دن خدا سے نور کے ساتھ ملیگا۔

اور فرمایا اندھیری راتوں میں مسجدوں کی طرف چلنے والوں کو قیامت کے دن کامل نور کی خوشخبری دیدو ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو خدا سے مسلمان ہو کر ملنا چاہے تو اُس کو پانچوں نمازوں کی حفاظت کرنی چاہیے جسوقت اُنکی اذان ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمھارے نبی کے لیے ہدایت کے

طریقے مقرر فرمائے اور یہ پانچوں نمازیں اُنھیں میں سے ہیں اور اگر تم اپنے گھروں میں پڑھ لوگے تو اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دوگے اور اگر اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دوگے تو گمراہ ہو جاؤگے جو شخص خوب طہارت کر کے کسی مسجد میں جائے خدا اُسکے لیے ہر قدم پر نیکی لکھے گا اور اُس کے ہر قدم پر درجہ بڑھائیگا اور ہر قدم پر گناہ معاف کریگا اور ہم نے یہ بات دیکھی کہ سوا ایسے منافق کے جسکا نفاق آشکار ہو کوئی شخص جماعت سے پیچھے نہیں رہتا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر فرض نماز کیلیے چلا اور اُسکو امام کیساتھ ادا کیا اُسکے گناہ معاف ہوگئے

چوتھا رسالہ جماعت کی نماز کی ترغیب میں جیساکہ سلف صالحین سے ثابت ہوا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵

عطا ابن ابی رباح نے فرمایا کسی کو یہ جائز نہیں کہ اذان سُننے کے بعد نماز جماعت چھوڑے اور اوزاعی نے فرمایا جماعتوں کے چھوڑنے میں باپ کی اطاعت نہیں اور سعید بن مسیب نے فرمایا مؤذن نے بیس برس سے اذان نہیں دی مگر اس حالت میں کہ میں مسجد میں ہوتا اور بعض سلف نے فرمایا ہمکو یہ خبر پہنچی کہ قیامت کے دن ایک قوم محشور ہوگی جسکے چہرے چمکتے ہوئے تاروں کیطرح ہونگے ملائکہ اُنسے پوچھیں گے تمھارے اعمال کیا تھے وہ کہیں گے ہم جب اذان سنتے تھے وضو کے لیے کھڑے ہو جاتے کوئی دوسرا کام ہمیں اس سے باز نہیں رکھتا پھر ایک گروہ محشور ہوگا جسکے چہرے چاند جیسے ہونگے فرشتے اُنسے دریافت کرینگے تمھارے کیا اعمال تھے وہ کہیں گے ہم وقت سے پہلے وضو کرتے تھے پھر ایک جماعت محشور ہوگی جس کے چہرے آفتاب کی مثل ہونگے

فرشتے اُن سے سوال کرینگے تم نے کیا اعمال کیے تھے وہ کہیں گے ہم مسجد میں اذان سنتے تھے اور سلف کی یہ عادت تھی کہ آپس میں تین دن تک ایک دوسرے کی تعزیت کیا کرتے جب کبھی اُن میں سے کسی کی تکبیر اولیٰ فوت ہو جاتی اور بعض کی یہ عادت تھی کہ جب کسی کی جماعت فوت ہو جاتی تو سات دن تک تعزیت کیا کرتے نخعی نے فرمایا لوگ اعتقاد رکھتے کہ اندھیری رات میں مسجد کی طرف جانا جنت ملنے کا سبب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فرشتے برابر تم میں سے ہر ایک کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں جبتک کہ وہ اپنے اُس مقام میں ہو جہاں نماز پڑھے تا وقتیکہ بے وضو نہ ہو جائے یا بات چیت نہ کرے وہ کہتے ہیں اے اللہ اسکو بخشدے خدایا اسپر رحم کر اور سعید بن مسیب نے فرمایا جو شخص مسجد میں بیٹھا وہ اپنے خدا کے پاس بیٹھنے والا ہے اُسکا حق یہی ہے کہ اچھی بات کہے ایک شخص کی بابت جو رات بھر عبادت کرتا تھا اور دن کو روزہ رکھتا تھا لیکن جمعہ اور جماعتوں میں نہیں آتا تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا انھوں نے فرمایا کہ وہ دوزخی ہے اور شیخ ابی مدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حدیث میں آیا ہے بندہ کی وہی نماز لکھی جاتی ہے جسمیں اُسکا دل حاضر ہو لیکن یہ حدیث اکیلے نماز پڑھنے والے کے متعلق سمجھی جاتی ہے کیونکہ جو لوگ جماعت سے نماز پڑھتے ہیں اُنکی تو یہ حالت ہے کہ جن لوگوں کا دل حاضر ہوتا ہے اُنکی برکت سے خدا اُنکی بھی تلافی کر دیتا ہے جنکا دل حاضر نہ تھا اور اچھی طرح نماز پڑھنے کی برکت سب کو پہنچا دیتا ہے اسلیے ہر شخص کی نماز کامل لکھی جاتی ہے اور سب کی نماز ایک جسم کیطرح کامل ہو جاتی ہے اور کعب احبار سے منقول ہے کہ میں توریت میں لکھا پایا ہے کہ اس امت کا ایک شخص سجدہ میں گرتا ہے جتنی صفیں اُسکے پیچھے ہوتی ہیں خدا سب کو

بخشدیتا ہے بعض سلف کا ارشاد ہے جب جماعت کھڑی ہوتی ہے تو خدا امام کے دل کو دیکھتا ہے اگر اُسمیں بہتری ہو تو اُن سب سے راضی ہوتا ہے اور اُنکی نماز قبول کر کے اُنکو بخشدیتا ہے اور اگر اُسمیں بہتری نہ ہو تو وہ مقتدیوں کے دلکو دیکھتا ہے اگر اُنمیں وہ لوگ ہوں جنکے دل میں بھلائی ہو تو اُن سب سے راضی ہو کر سب کی نماز قبول کر لیتا ہے اور اگر اُنکے دل میں بھلائی نہ ہو تو نماز میں اُنکی نماز کیلیے جمع ہونے اور اپنے سامنے کھڑے ہونے پر نظر فرما کر راضی ہو جاتا ہے اور اُنکی نماز قبول کر کے اُنکو بخشدیتا ہے حبیب عبد اللہ ابن علوی حداد کہتے ہیں کہ نماز جماعت کی فضیلتیں سُنکر اُس سے بغیر عذر کوئی باز نہیں رہیگا مگر جو حق و صواب سے پھرا ہو جسکی دل سے خدا کی تعظیم کے انوار اور اُسکے حقوق ربوبیت کی روشنی نکل جاتی ہے کہ بندہ کی عزت و شرف سعادت و فلاح دارین نماز کے قائم رکھنے ضروری سمجھنے اور مداومت میں ہے بلکہ خدا کے عذاب و غضب سے سلامتی اور نجات اُسکے قائم کرنے اور اُسکی حفاظت ہی سے ہے اب غور کرنا چاہیے کہ بندہ اپنی نفسانی سعادت اور فلاح کیلیے تو کیسا زہد کرتا ہے پھر اُسکی ہلاکت و نقصان کی پروا نہ کر کے حقوقِ خداوندی اور اُسکے فرائض کو ترک کر دیتا ہے ہم خدا سے عافیت چاہتے ہیں اور بدبختی اور نقصان پہنچانیوالے فیصلہ سے اسکی پناہ مانگتے ہیں حبیب عبد اللہ ابن علوی حداد نے نصائح دینیہ میں یہ حدیث ذکر کی کہ نماز جماعت تنہا کی نماز سے ستائیس ۲۷ درجے بڑھکر ہے فرمایا تو جو اس اُخروی دینی نفع میں جسکے حاصل کرنے میں کسی قسم کی مشقت اور تکلیف نہیں کاہلی کرے تو دین کی مصلحتوں میں اُسکی غفلت یقیناً بہت بڑھ گئی اور آخرت کی معاملہ میں اُسکی رغبت بہت ہی کم ہو گئی خصوصاً جب اُسکو معلوم ہے کہ دنیا کی بہت ہی کم حقیر منافع کی طلب میں اسکا نفس کتنی تکلیفیں سہتا ہے اور کیسی محنتیں اور مصیبتیں اُٹھاتا ہے اور اگر اُسکو کوئی ذلیل نفع والی چیز سخت محنت سے بھی حاصل ہوتی ہے تو اُس تکلیف کو بھول جاتا ہے اور دنیائے فانی کے نفع کو جو اُسنے حاصل کر لیا بہت بڑی غنیمت سمجھتا ہے۔ جو شخص اپنے اندر یہ اوصاف پاتا ہے کیا اُسکو خدا کا خوف نہیں آتا کہ وہ

خدا کے نزدیک منافق قرار پائے اور خدا کے وعدے میں شک کرنیوالوں میں سے شمار کیا جائے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جو روایتیں ہم تک پہنچی ہیں ہمیں اُن میں کہیں سے یہ بات نہیں معلوم ہوئی کہ حضور نے کبھی ایک نماز بھی بغیر جماعت کے پڑھی ہو لہٰذا کسی کامل مسلمان کو مناسب نہیں کہ نماز جماعت میں سستی کرے اور تنہا پڑھے کہ اُس سخت وعید میں جو ترکِ جماعت کے بارے میں وارد ہے داخل ہو جائیگا اور اُسکی نماز بھی مختلف فیہ ہوگی چنانچہ ابن مسعود و ابی موسیٰ اشعری اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک جماعت نے فرمایا جس نے اذان سُنکر بلا عذر تعمیل نہ کی اُسکی نماز نہیں ہوتی اور سلف کی ایک جماعت کا جن میں عطا ثوری امام احمد بھی ہیں اسپر اعتماد منقول ہے اور اُنکی اقتدا کافی ہے۔ خدایا! ہمکو نماز جماعت اور دوسری عبادتوں کی توفیق دے جماعت سے پیچھے رہنے سے بچا اور گناہوں سے محفوظ رکھ اے اللہ! درود نازل فرما ہمارے سردار **محمد** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُنکے آل و اصحاب پر ایسی درود جسکی بدولت ہمکو تمام فتنوں بیماریوں اور آفتوں سے نجات دے اور ہمارے تمام گناہوں کو بخشدے تمام خطاؤں کو معاف فرمادے اور تمام حاجتوں کو پورا کر دے اور ہمارے مرتبے بلند فرما اور زندگی میں اور مرنیکے بعد تمام بھلائیوں میں اعلیٰ درجے پر پہنچا۔ اے رب! اے اللہ! اے دعاؤں کے قبول کرنے والے سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ○ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵

ذیل میں وہ اوراد نقل کیے جاتے ہیں جو عارف باللہ قطب غوث حاوی فضائل و کمالات حضرت سیدی محمد بن احمد دندراوی نے اپنے شیخ عارف باللہ قطب دائرہ توحید حضرت سیدی ابراہیم الرشید سے اور اُنھوں نے اپنے شیخ عارف باللہ قطب دائرہ تقدیس

حضرت سیدی احمد بن ادریس رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے نقل فرماتے ہیں وہ دعائیں جنکے ورد رکھنے سے نیکیاں بڑھتی ہیں۔

(۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُقَدِّمُ اِلَيْكَ بَيْنَ يَدَيْ كُلِّ نَفَسٍ وَّلَمْحَةٍ وَّطَرْفَةٍ

اے اللہ میں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوا ہر سانس اور ہر لمحہ اور

يَّطْرِفُ بِهَا اَهْلُ السَّمٰوٰتِ وَاَهْلُ الْاَرْضِ وَكُلِّ شَيْءٍ هُوَ فِيْ

آسمان و زمین والوں کے ہر نگاہ کرنے اور ہر اُس چیز کے آگے کہ

عِلْمِكَ كَائِنٌ اَوْ قَدْ كَانَ اُقَدِّمُ اِلَيْكَ بَيْنَ يَدَيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ

تیرے علم میں ہونیوالی ہو یا ہو چکی ہو میں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوا ان سب چیزوں کے آگے تیری اس ذکر کو رکھتا ہوں

(۲) تہلیل (اس کو تین بار پڑھا کرے)

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ عَدَدَ مَا وَسِعَهٗ عِلْمُ اللّٰهِ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں میں اسکی تصدیق کرتا ہوں ہر لمحہ اور ہر سانس میں بشمار اُن تمام اشیا کی جنکو علم الٰہی وسیع ہے

کلمہ آئندہ کو جس نے چار بار کہہ لیا دوزخ سے آزاد کر دیا گیا

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ؕ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بڑا ہے

(۳) صلوٰۃ عظیمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ ؕ الَّذِيْ مَلَاَ اَرْكَانَ عَرْشِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ ؕ وَقَامَتْ بِهٖ عَوَالِمُ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ ؕ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ ذِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ ؕ وَعَلٰى اٰلِ نَبِيِّ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ ؕ بِقَدْرِ

اے اللہ میں تجھ سے اللہ عظیم کی نور کے وسیلے سے جسنے عرش خدائے عظیم کے ارکان کو بھر دیا اور جس سے اللہ عظیم کے تمام عالم قائم ہیں سوال کرتا ہوں کہ درود نازل فرما ہمارے آقا محمد پر جن کی قدر عظیم ہے اور اللہ عظیم کے نبی کی آل پر بقدر

عَظَمَةِ ذَاتِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ فِیْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ
عظمت ذات خدائے عظیم کے ہر لمحہ اور ہر سانس میں بشمار اُس کے جو

اللّٰهِ الْعَظِيْمِ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ تَعْظِيْمًا لِحَقِّكَ
اللہ عظیم کے علم میں ہے ایسی درود جو اللہ عظیم کے دوام کے ساتھ ہمیشہ ہے حضور کے حق کی تعظیم کیلیے

يَا مَوْلٰنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَا ذَا الْخُلُقِ الْعَظِيْمِ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ مِثْلَ
اے ہمارے آقا اے اللہ کے رسول اے عظیم خلق والے اور اُن پر اور اُنکی آل پر ایسا ہی سلام

ذٰلِكَ وَاجْمَعْ بَيْنِیْ وَبَيْنَهٗ كَمَا جَمَعْتَ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالنَّفْسِ ظَاهِرًا
اور میرے اور اُنکے درمیان جمع کر جیسا روح و نفس کے درمیان جمع کیا ظاہر

وَّبَاطِنًا يَقْظَةً وَّمَنَامًا وَّاجْعَلْهُ يَا رَبِّ رُوْحًا لِذَاتِیْ مِنْ جَمِيْعِ
و باطن میں بیداری و خواب میں اور اے میرے رب اُن کو میری ذات کیلیے جمیع

الْوُجُوْهِ فِی الدُّنْيَا قَبْلَ الْاٰخِرَةِ يَا عَظِيْمُ
وجوہ سے روح کردے دنیا میں آخرت سے پہلے اے عظیم

(۴) استغفار کبیر بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان بار حم والا

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ غَفَّارُ
مغفرت طلب کرتا ہوں اللہ سے جو عظمت والا ہے وہ کہ اُسکے سوا کوئی معبود نہیں آپ زندہ اور مخلوق کو قائم رکھنے والا

الذُّنُوْبِ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنْ جَمِيْعِ الْمَعَاصِیْ
گناہوں کا بخشنے والا جلال و اکرام والا اور میں تمام معاصی اور برائیوں اور گناہوں سے اُسکی طرف توبہ

كُلِّهَا وَالذُّنُوْبِ وَالْاٰثَامِ وَمِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمْدًا اَوْ خَطَاً
کرتا ہوں اور ہر اُس گناہ سے جسکو میں نے کیا قصداً یا خطاً

ظَاهِرًا اَوْ بَاطِنًا قَوْلًا وَّ فِعْلًا فِیْ جَمِيْعِ حَرَكَاتِیْ وَسَكَنَاتِیْ وَخَطَرَاتِیْ
ظاہر ہو یا پوشیدہ فعل میں ہو یا قول میں اپنے تمام حرکات و سکنات میں دلوں کے

وَاَنْفَاسِیْ كُلِّهَا دَائِمًا اَبَدًا سَرْمَدًا مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ
خطرے اور سانسوں میں ہمیشہ ہمیشہ اُس گناہ سے جو میں جانتا ہوں اور اُس سے کہ

الَّذِیْ لَا اَعْلَمُ عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِهِ الْعِلْمُ وَاَحْصَاهُ الْكِتَابُ
میرے علم میں نہیں بشمار اُسکے جسکو علم نے احاطہ کیا اور کتاب نے گھیرا

وَخَطَّهُ الْقَلَمُ وَعَدَدَ مَا اَوْجَدَتْهُ الْقُدْرَةُ وَخَصَّصَتْهُ
اور قلم نے لکھا اور بشمار اُسکے جسکو قدرت نے ایجاد کیا اور ارادہ نے خاص کیا

الْاِرَادَةُ وَمِدَادَ كَلِمَاتِ اللّٰهِ كَمَا يَنْبَغِیْ لِجَلَالِ وَجْهِ
اور بقدر وسعت اللہ کے کلمات کی جیسا ہمارے رب کے جلال

رَبِّنَا وَجَمَالِهٖ وَكَمَالِهٖ وَكَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰی
وجمال و کمال کے مناسب ہے اور جسکو ہمارا رب پسند فرمائے اور راضی ہو

ضروری ہدایات

(۱) مذہب اہلسنت و جماعت پر قائم رہیں جسپر علمائے حرمین شریفین ہیں سُنّیوں کے جتنے مخالف مثلاً وہابی رافضی ندوی نیچری غیر مقلد قادیانی وغیرہم ہیں سب سے جدا رہیں اور سب کو اپنا دشمن و مخالف جانیں اُن کی بات نہ سُنیں اُنکے پاس نہ بیٹھیں اُنکی کوئی تحریر نہ دیکھیں کہ شیطان کو معاذ اللہ دل میں وسوسہ ڈالتے کچھ دیر نہیں لگتی آدمی کو جہاں مال یا آبرو کا اندیشہ ہو ہرگز نہ جائیگا دین و ایمان سب سے زیادہ عزیز چیز ہیں اُن کی محافظت میں حد سے زیادہ کوشش فرض ہے مال اور دنیا کی عزت دنیا کی زندگی و دنیا ہی تک ہیں دین و ایمان سے ہمیشگی کے گھر میں کام پڑنا ہے انکی فکر سب سے زیادہ لازم ہے (۲) نماز پنجگانہ کی پابندی نہایت ضروری ہے مردوں کو مسجد و جماعت کا التزام بھی واجب ہے بے نماز مسلمان گویا تصویر کا آدمی ہے کہ ظاہری صورت انسان کی مگر انسان کا کام کچھ نہیں بے نماز وہی نہیں جو کبھی نہ پڑھے بلکہ جو ایک وقت کی بھی قصداً کھوئے بے نماز ہے کسی کی نوکری ملازمت خواہ تجارت و غیرہ کسی حاجت کے سبب نماز قضا کردینی سخت ناشکری پرلے سرے کی نادانی ہے کوئی آقا یہاں تک کہ کافر کا بھی اگر نوکر کوئی ہو اپنے ملازم کو نماز سے باز نہیں رکھ سکتا اور اگر منع کرے تو ایسی نوکری ہی حرام قطعی ہے اور کوئی وسیلہ رزق نماز کھو کر برکت نہیں لاسکتا رزق تو اُسکے ہاتھ ہے جس نے نماز فرض کی

اور اسکے ترک پر سخت غضب فرماتا ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ (۳) جتنی نمازیں قضا ہوگئی ہوں سب کا ایسا حساب لگائیں کہ تخمینے میں باقی نہ رہ جائیں زیادہ ہو جائیں تو حرج نہیں اور وہ سب بقدر طاقت رفتہ رفتہ نہایت جلد ادا کریں کاہلی نہ کریں کہ موت کا وقت معلوم نہیں اور جبتک فرض ذمہ پر باقی ہوتا ہے کوئی نفل قبول نہیں کیا جاتا قضا نمازیں جب متعدد ہوں مثلاً سو بار کی فجر قضا ہے تو ہر بار یوں نیت کریں کہ سب میں پہلی وہ فجر جو مجھ سے قضا ہوئی ہر دفعہ یوہیں کہیں کہ سب میں پہلی وہ فجر جو مجھ سے قضا ہوئی یعنی جب ایک ادا ہوئی تو باقیوں میں جو سب سے پہلی ہے اسیطرح ظہر وغیرہ ہر نماز میں نیت کریں قضا میں فقط فرض اور وتر یعنی ہر دن رات کی بیس رکعت ادا کیجاتی ہیں (۴) جتنے روزے کبھی قضا ہوئے ہوں دوسرا رمضان آنے سے پہلے قضا کر لیے جائیں کہ حدیث شریف میں ہے جبتک پچھلے رمضان کے روزوں کی قضا نہ کر لی جائے اگلے قبول نہیں ہوتے (۵) جو صاحب مال ہیں زکوٰۃ بھی دیں جتنے برسوں کی نہ دی ہو فوراً حساب کر کے ادا کریں ہر سال کی زکوٰۃ سال تمام ہونے سے پہلے دیدیا کریں سال تمام ہونیکے بعد دیر لگانا گناہ ہے لہذا شروع سال سے رفتہ رفتہ دیتے رہیں سال تمام پر حساب کریں اگر پوری ادا ہوگئی بہتر ورنہ جتنی باقی ہو فوراً دیدیں اور اگر کچھ زیادہ نکل گیا ہے تو وہ آئندہ سال میں مجرا کرلیں اللہ عزوجل کسی کا نیک کام ضائع نہیں کرتا (۶) صاحب استطاعت پر حج بھی فرض اعظم ہے اللہ عزوجل نے اسکی فرضیت بیان کر کے فرمایا ومن کفر فان اللہ غنی عن العلمین ○ اور جو کفر کرے تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تارک حج کو فرمایا کہ چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر والعیاذ باللہ تعالیٰ قرنطینہ وغیرہ کے مہمل اندیشوں کے باعث باز نہ رہے کہ دس بارہ دن کا رُکا جانا عذاب عظیم جہنم کی برابر نہیں ہو سکتا جو حج نہ کرنیوالے کیلیے ہے (۷) کذب فحش چغلی غیبت زنا لواطت ظلم خیانت ریا تکبر داڑھی کترانا فاسقوں کی وضع پہننا ہر بری خصلت سے بچیں جو ان ساتوں باتوں کا عامل رہیگا اللہ رسول کا وعدہ ہے اسکے لیے جنت ہے جل جلالہ وصلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آمین